2024

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

افکارِ عثمان

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

NEWSLETTER
CAMPUS-03

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

usman.edu.pk | usmanschool | usmanpublicschoolsystem

پیغام

عزیز طالبات

السّلام علیکم و رحمۃ اللہ

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جس نے ہمیں توفیق دی اور ایسی صلاحیتیں عطا کیں کہ ہم اس کے پیغام کو پوری دنیا تک پہنچاسکیں ۔ "اقراء "اس امت کے لیے نازل ہونے والا پہلا لفظ ، پہلی آسمانی ہدایت جس پر دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے ۔ اس پر فتن دور میں جبکہ امت مسلمہ ہر جانب سے دشمنوں کی سازشوں اور جبر کا شکار ہے بالخصوص فلسطین کے مسلمان جن حالات سے گزر رہے ہیں ایسے میں ہماری ذمہ داری ہے کہ دنیا میں اسلام کے نظام کے عملی نفاذ کے لیے کوششیں کریں دنیا میں انسانوں کو انسانوں کے ظلم سے بچانے کا واحد راستہ یہی ہے کہ دنیا کی زمام کار نیک لوگوں کے ہاتھ میں دی جائے نیز پوری دنیا کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ خالق حقیقی کے بتائے گئے طریقے کو اپنائے۔

اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ضروری ہے تاکہ دورِ حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکے ۔ بحیثیت عثمانیز آپ کی یہ کاوش لائق تحسین ہے ۔ قلم کی طاقت بہت بڑی طاقت ہے اس ملک ، قوم اور امت کا مستقبل آپ جیسے محنتی طلبہ سے وابستہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و مددگار ہو آمین ۔

والسّلام

پرنسپل کیمپس 3

افکارِ عثمان

عثمان پبلک اسکول سسٹم شاخ سوم

نمبر شمار	عنوانات	طالبات کے نام	جماعت/سیکشن
1	اداریہ		
2	القرآن	نمیرہ ریحان	نہم ج
3	آپ بیتی (گھر)	ابیہا نادر	ہفتم الف
4	آپ بیتی (پانی)	عائشہ صلاح الدین	ہفتم الف
5	لطائف	زینب احمد	ہشتم الف
6	پہیلیاں	ایمن یوسف	ہشتم الف
7	لیا جائے گا تجھ سے کام	قانتہ تبسم	ششم ب
8	کلنا فداک یا اقصیٰ	منیبہ عبید	ہفتم الف
9	فلسطینی بچے کی پکار (نظم)	زینب شہزاد	ہفتم ب
10	دوستی	ہانیہ عمر	پنجم ب
11	مہنگائی بڑھاؤ (نظم)	شانزے خان	ہفتم ب
12	آیا موسم سردی کا (نظم)	سنعیہ خان	ہفتم الف
13	قرآن (نظم)	عیشل ذیشان	ہشتم الف
14	ماں (نظم)	وریشہ فاطمہ	ہشتم الف
15	میں انمول ہوں	مرحا فاطمہ	سوم ب
16	اردو ہے میرا نام (نظم)	افراح احتشام	ششم ب
17	مسئلہ فلسطین اور اتحاد بین المسلمین	فاطمۃالزہرہ، سارہ عبید	دو از دہم
18	بے تاب (نظم)	فاطمۃالزہرہ سرفراز	دو ازدہم الف
19	بین المدارس مباحثہ	بریعہ عبید	جماعت دہم ب
20	لہو میں ڈوبا فلسطین	مریم خان	ہفتم ب
21	ہم نے عید کیسے منائی؟	زنیرہ احمد	پنجم
22	عشرہ اقبال	مسفرہ عدنان	دہم
23	صورت کہسار! میری عظیم امی جی	عائشہ طارق	یازدہم ب

اداریہ

الحمد للہ حسب روایت امسال بھی عثمان پبلک اسکول شاخ سوم کے مجلّہ افکار عثمان کا اجراء کیا جارہا ہے۔یہ مجلّہ شاخ سوم کی طالبات کی سالانہ علمی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا غماز ہے۔طالبات عزم جواں کی تصویریں ہیں کیونکہ نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اور نوجوانوں کو صحیح راہ دکھانے اور بلند نصب العین اختیار کرنے کے لئے تعلیم بہت اہم کردار ادا کرتی ہے اللہ تعا لٰی نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ علم کی بنیاد پر ہی دیا ہے ۔

بیت المقدس کی زمین اہل کتاب کے لیے اہم ہے تینوں مذاہب اپنے نظریے کے مطابق اس جگہ کی تقدیس کو سمجھتے ہیں اس کے حصول کی خاطر کبھی صلیبی جنگیں لڑی گئیں تو کبھی اعلان بالفور جیسا معاہدہ سامنے آیا۔اس وقت ملت اسلامیہ تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہی ہے۔ فلسطین کے مسلمان اپنے لہو سے جذبہ ایمانی ،شوق شہادت اور دور صحابہ کی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔مسجد اقصیٰ صیہونیوں کے قبضہ میں ہے اور عالمی طاقتوں کی پشت پناہی میں فلسطین کے مسلمانوں کی نسل کشی ہورہی ہے۔امریکہ اور اسرائیل کا ناپاک گٹھ جوڑ مسجد اقصیٰ کی پامالی کے مذموم منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ہمہ تن کوشاں ہے۔ان حالات میں بیت المقدس کی حفاظت اور مسجد اقصیٰ کی حرمت مسلمانوں کے لیےسب سے اہم ہے ۔نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حماس نے جرأت و حمیت کا مظاہرہ کیا ہےاب امت مسلمہ کا فرض ہے کہ ان کا ساتھ دے اور جہاد فی سبیل اللہ کے جذبے کو تقویت پہنچائے۔ مسلم بھائی چارے کے طور پر اپنے زخمی بھائیوں کی مدد کرے اور ایک جسم بن کر کفار عالم پر مثل برق حملہ آور ہو اس مسئلے کو جلداز جلد اختتام پذیر کرانے کی کوشش کرے اقتصادی ،عسکری اور معاشی امداد لازماً پہنچائے اور عام لوگوں میں اس معاملے کے بارے میں شعور اجاگر کرے لیکن حالات اس کے برعکس ہیں ملت بیضا اسرائیل کو ناجائز ریاست قرار دینے کے بجائے تسلیم کر کے اس کے ساتھ تجارت فرما رہی ہے ان کی بنائی ہوئی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے سے ہچکچا رہی ہے تو کہیں خاموش تماشائی بنی چور نظروں سے امریکہ کو دیکھ رہی ہے۔

عثمان پبلک اسکول ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا مقصد امت مسلمہ کے لیے بہترین قیادت پیدا کرنا ہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے بھرپور کاوش جاری ہے۔ہماری دعا ہے کہ ہمارے طلبہ و طالبات فلسطینی مسلمانوں کی امداد و تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور امریکہ اور اسرائیل کامعاشی اور سیاسی بائیکاٹ کریں۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

القرآن

اور اپنے پروردگار کی بخشش اور اس بہشت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو آسودگی اور تنگی میں اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔ اور اللہ نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔ ایسے ہی لوگوں کا صلہ انکے پروردگار کی طرف سے بخشش اور باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ بستے رہیں گے۔ اور اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ بہت اچھا ہے۔

(سورہ آل عمران:133 تا 136)

آپ بیتی (گھر)

السلام ُ علیکم

میں ایک بہت اہم چیز ہوں۔ مجھ میں لوگ اٹھتے ،بیٹھتے، سوتے جاگتے اور ہاں کھاتے پیتے بھی ہیں سوچیئے میں کون ہوں ؟ ہاں صحیح پہچانا میں آپ کا پیارا گھر ہوں۔

میں انسانوں کے لیے بہت ضروری ہوں میں نہ ہوں تو لوگ کہاں جائیں گے ۔ لوگ مجھے دو یا تین منزل کا بناتے ہیں مجھ پر الگ الگ رنگ کروا تے ہیں اور اچھی اچھی چیزوں سے سجاتے ہیں۔ جب میں نیا نیا بنتا ہوں تو خاندان کے لوگ مجھے دیکھنے آتے ہیں اور میری تعریف بھی کرتے ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے میرے ہر حصے میں یہ چار چیزیں ضروری ہوتی ہیں ۔ باورچی خانہ، غسل خانہ،دو سے تین کمرے اورمہمان خانہ اور امیر لوگ تو مجھ میں باغ اور سوئمنگ پول بھی بنواتے ہیں ۔ بس میری آپ سے چھوٹی سی گزارش ہے کہ جب مجھ پر رنگ کروائیں تو اس کا خیال بھی رکھیں کہ بچے قلم یا پنسل وغیرہ سے مجھے گندا نہ کریں اور میرے فرش پر آرام سے چلا کریں اور اپنا غصہ میری دیوار پر نہ اتارا کریں ۔شکریہ

(ایمہا نادر ۔ جماعت : ہفتم الف)

پانی کی آپ بیتی

میں اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہوں۔ میں مائع اور ٹھوس دونوں صورتوں میں پایا جاتا ہوں ۔ میرے بغیر انسان ، حیوان ،چرند ، پرند حتیٰ کہ درخت اور کھیت کھلیان بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ پہچانیے میں کون ہوں؟ جی ہاں ! میں اللہ کی عظیم نعمت پانی ہوں ۔ میں ایک ایسی نعمت ہوں جس کے بغیر کسی جاندار کا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ میں دھرتی کے تین حصوں میں ہوتا ہوں میرے باعث ماحول میں نمی رہتی ہے ۔میری بدولت درخت اور کھیت کھلیاں سر سبز و شاداب رہتے ہیں ۔کسان مجھے زمین میں ڈال کر غلّہ اگاتے ہیں جس سے لوگوں کو خوراک ملتی ہے ۔ جب میں آسمان سے بارش کی صورت میں برستا ہوں تو لوگ مجھے اللہ کی رحمت کہتے ہیں ۔ میری ہی بدولت

بنجر زمین زرخیز ہو جاتی ہے ۔ دریا ، جھیلیں ، ندیاں میری ہی بدولت آباد ہیں ۔ خواہ سردی ہو یا گرمی میری ضرورت ہر موسم میں ہوتی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود لوگ میری قدر نہیں کرتے ۔ ہر وقت مجھے ضائع کرتے ہیں کام کے دوران مجھے بہتا چھوڑ کے اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں ۔ جب میں بارش بن کر برستا ہوں تو مجھے ذخیرہ کرنے کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے میں ضائع ہو جاتا ہوں اور ضرورت مندوں کی ضرورت پوری نہیں کر پاتا ہوں ۔ کچھ لوگ میرے بہاؤ کے راستے میں کچرا ڈال دیتے ہیں جس کی وجہ سے میرا بہاؤاس راستے سے نہیں ہوتا اور میں مجبوراً سڑکوں پر نکل آتا ہوں اور گاڑیاں چلانے والوں کے لیے مشکلات کا باعث بنتا ہوں ۔ میری آپ تمام لوگوں سے التجا ہے کہ مجھے ضائع نہ کریں ۔ میری اہمیت کو سمجھیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آپ لوگوں کے پاس سے بالکل ہی چلا جاؤں اور آپ لوگ مجھے یاد کرتے ہی رہ جائیں ۔

(عائشہ صلاح الدین ۔ جماعت : ہفتم الف)

لطیفے

استاد: مشہور جنگوں کے بارے میں بتاؤ

شاگرد: سر امی نے گھر کی باتیں باہر بتانے سے منع کیا ہے ۔

مجسٹریٹ: تم عدالت میں پانچویں مرتبہ آرہے ہو تمھیں شرم نہیں آتی۔

چور: اور آپ جو ہر روز آتے ہیں آپ کو تو شرم سے ڈوب جانا چاہیئے۔

استانی: عمر بتایئے اگر ملک سے پانی ختم ہو جائے تو کیا ہو گا؟

عمر: دودھ خالص ملنے لگے گا۔

(زینب احمد ۔ جماعت: ہشتم الف)

پہیلیاں

۔ اس نے سب کے کام سنوارے ورنہ ہوتے کورے سارے۔

۔ چلتا ہے تو تھکتا نہیں پَر ہیں لیکن اُڑتا نہیں ۔

۔ وہ کون سی چیز ہے جسے ٹھنڈا کر لو پر وہ گرم ہی کہلاتا ہے ۔

۔ وہ کون سی مچھلی ہے جو نہ انڈے دے سکتی ہے نہ تیر سکتی ہے ۔

۔وہ کون ہے جو خود تو اذان دیتا ہے لیکن نماز نہیں پڑھتا ۔

۔ وہ کون سی چیز ہے جسے آپ اندھیرے میں تو دیکھ سکتے ہیں لیکن روشنی میں نہیں ۔

۔ وہ کیا ہے جس کی آنکھیں نہیں لیکن پھر بھی روتا ہے اور اس کے پَر نہیں پھر بھی اُڑتا ہے ۔

۔وہ کیا ہے جسے صرف آپ دیکھ سکتے ہیں اور کوئی نہیں دیکھ سکتا ۔

۔ وہ کون سی چیز ہے جو انسان کو دو مرتبہ تو مفت ملتی ہے لیکن تیسری مرتبہ اسے خریدنی پڑتی ہے ۔

۔تین حروف سے بنتا ہوں بچوں کا میں ساتھی ہوں میری وجہ سے مار وہ کھائیں پھر بھی سدا سے باقی ہوں ۔

(ایمن یوسف ۔ جماعت : ہشتم الف)

لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

یہ ایک بہترین موقع ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس بات کی خبر دوں کہ ہر شخص بذاتِ خود اللہ کا نائب اور امت کا امام ہے کیوں کہ اسے امر باالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری دی گئی ہے ۔اگر ہمیں اللہ اور رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق داعی اورامام بننا ہے تو اس بات کو ذہن نشین کرنا ہو گا کہ پوری مسلم امّت ایک جسم کی مانند ہے اگر اس کے ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم بے چین ہوتا ہےاور آج صورتحال یہ ہے کہ فلسطین میں ہر روز بمباری ہو رہی ہے لیکن پھر بھی وہ مسجدِ اقصیٰ جو ہمارا قبلۂ اوّل ہےاس کو بچانے کی جدو جہد میں لگے ہوئے ہیں ۔ ادھر ہمارے حکمرانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی مدد تو دور کی بات ہے کسی قسم کا احتجاج اوربائیکاٹ کرنے کو بھی تیار نہیں ہیں میں اپنے حکمرانوں کے لیے یہ کہنا چاہوں گی کہ

هم مشرق کے مسکینوں کا دل مغرب میں جا اٹکا ہے
واں کنٹرسب بلوری ہیں یاں ایک پرانا مٹکا ہے
اس دور میں سب مٹ جائیں گےہاں ! باقی وہ رہ جائے گا
جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکا اپنی ہٹ کا ہے

اب فلسطین ، شام اور برما جیسے دیگر ممالک کو ہمارے تعاون کی ضرورت ہے اگر ہمارے حکمرانوں کے دلوں میں خوفِ خدا یا احساسِ جواب دہی پیدا ہو جائے اور وہ حضرت عمر کے نقشِ قدم پر چلیں اور ان کی زندگی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنا لیں تو امت مسلمہ کے ایک بہترین فرد اور اللہ کے نائب اور انصار اللہ کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مگر آج کے حکمرانوں کو پیسہ اُڑانے کے سوا کوئی کام نہیں ہے ۔ جبکہ حضرت عمر تو اچھے کھانوں اور دنیاوی لذتوں کے قریب بھی نہیں جاتے تھے اور سوچتے تھے کہ اگر میری رعایا میں کوئی بھوکا رہ گیا تو اس کے بارے میں روزِ قیامت اللہ کو کیا جواب دوں گا ۔ وہ راتوں کو سڑکوں پر گشت کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ کوئی بھوکا تو نہیں سو رہا اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات بھی یہی ہیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم دنیا اور آخرت میں سرخروہو سکتے ہیں، ان سارے احکامات پر عمل کر کے ہم فلسطین ، کشمیر اور برما جیسے ممالک کو آزاد کروا سکتے ہیں ۔

اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

(قانتہ تبسم ۔ جماعت : ششم ب)

کلنا فداک یا اقصیٰ

ایک گہرا سا منظر ، کچھ نیلی سی آنکھیں
وہ پھول سا چہرہ، وہ پیاری سی یادیں
میری امی ، میرے ابّو، میرے بھائی بہن
دفنائے ہیں میں نے ان سب کے لاشے
پوچھتا ہوں کیا بمباری ہو گی اب اور؟
کتنے شہید اٹھانے ہیں اور ؟
کتنی گودیں اجڑنی ہیں اور ؟
کیا آئے گا بھی میری مدد کو کوئی اور ؟
جواب آتا ہے ، ہاں ! حضرت مہدی حضرت مہدی

یہ نظم چند الفاظ کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ جذبات اور شدتِ کرب میں ڈوبی ہوئی ہر فلسطینی کے دل کی آواز ہے جس کا مفہوم شاید ہم نہیں سمجھ سکتے ہیں کیو نکہ ہم وہ محسوس نہیں کر رہے جو وہ محسوس کر رہے ہیں ۔ یہ فلسطین ہمیشہ سے ایسا نہ تھا یہاں پر بھی کچھ صدیوں پہلے امن و سکون تھا ۔ اذانیں دی جاتی تھیں ،نمازیں ادا کی جاتی تھیں ۔ یہ انبیاء کا شہر تھا !! بلکہ نہیں شہر ہے ۔یہ شہر انبیاء کرام کی میراث ہے ۔ یہاں تمام مذاہب میں خصوصی اہمیت کی حامل وہ عالمگیر مسجد موجود ہے جہاں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے تمام انبیاء کی امامت کرائی تھی لیکن وہ سب امن و سکون اب غارت ہو گیا اس کی وجہ صرف وہ خبر ہے جس نے 1948 میں تمام امتِ مسلمہ میں غم کی لہر دوڑا دی تھی وہ خبر کچھ اور نہیں یہ تھی کہ فلسطین کی سر زمین پر ناپاک ریاست اسرائیل کا قیام عمل میں آگیا ۔ لیکن صرف اس خبر سے پوری بات پتا نہیں چلتی۔

اگر ہم ماہ و سال کی الٹی گنتی گنیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ جنگِ عظیم اول کے بعد ہٹلر نے جب اس ناپاک یہو دی قوم کو جرمنی سے نکال کر با ہر کیا تھا تو یہ رحم دل فلسطینی ہی تھے جنھوں نے اپنی سر زمین میں انھیں جگہ دی تھی تھوڑا مزید پیچھے جائیں تو یہی وہ سر زمین تھی جسے سلطان صلاح الدین ایوبی نے فتح کر کے مسلمانوں کی دسترس میں دیا اب اہم مزید تاریخ کے کچھ اوراق پلٹتے ہیں تو ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ مقدس شہر یرو شلم کی قلعہ بند دیواروں کے باہر اس کے حکمران فاتح فلسطین ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ کھڑے ہو کر کسی کا انتظار کر رہے ہیں کچھ دیر بعد خبر آتی ہے کہ جس شخص کا انتظار کیا جارہا تھا وہ اونٹ پر خادم کو بٹھا کر اونٹ کی مہر تھامے چلا آ رہاہے اس نے معمولی سا کھدر کا لباس پہنا ہوا ہے جس میں پیوند لگے ہیں ۔ یہ شخص خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق تھے جن کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے روم اور ایران فتح کروائے ماضی کے ان تمام واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فلسطین مسلمانوں کا تھا ، مسلمانوں کا ہے اورمسلمانوں کا ہی رہے گا (انشاء اللہ)۔

مگر وہ دن بھی امتِ مسلمہ کے لیے ایک سیاہ دن تھا جب 1967 میں عرب ممالک چھوٹے سے ملک اسرائیل سے ہار گئے جس کے بعد اسرائیل کی حدود میں اضافہ ہو گیا ۔ آج فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے پوری دنیا واقف ہے ۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک طرف وہ ماں ہے جو نومولود بچے کو دودھ نہ ہونے کے باعث کھجور چسا رہی ہے تو دوسری طرف وہ معصوم بچہ ہے جو کھانے کے لیے پتّے جمع کر رہا ہے ان سب حالات کا ذمہ دار ہم اپنے حکمرانوں کو ٹھہراتے ہیں ۔ عربوں کے پورے پورے اونٹ ذبح کر کے ضیافتیں اڑانے پر ہم انھیں شرم دلاتے ہیں پر خود کی طرف اٹھنے والی انگلی ہم نظر انداز کر دیتے ہیں ۔ ہم بھی شاید اتنے ہی ان حالات کے ذمہ دار ہیں جتنے کہ ہمارے حکمران ہم ہی وہ قوم ہیں جو ان نا اہل حکمرانوں کو ووٹ دے کر لاتے ہیں ۔ ہم ہی ہیں جو Mc donalds اور KFC کے ریستوران میں جاکر فخر سے کھاتے ہیں ہم ہی ہیں جو ان کی مصنوعات اپنے گھروں میں لوازمات بناتے ہیں کیا ہم قصور وار نہیں ہیں ہم کیوں ان پر ترس کھاتے ہیں جب ہم ان چیزوں کا بائیکاٹ نہیں کر سکتے انھیں ہمارے ترس کی نہیں ہماری غیرت کی ضرورت ہے جن پر ہمیں رحم آتا ہے وہ کوئی چھوٹی موٹی نہیں بلکہ دنیا کی بہادر اور نڈر فلسطینی قوم ہے ان کا بچہ بچہ سوشل میڈیا پر آنے سے نہیں گھبراتا وہ بے خوف ہو کر اسرائیلی درندے نیتن یاہو کو للکارتے ہیں اسے بتاتے ہیں کہ چاہے تم ہم پر دن رات بمباری کرو تم ہمیں ہمیشہ ثابت قدم اور ایمان پر مضبوطی سے جمے ہوئے پاؤ گے ۔ وہ لوگ بہت ہمت والے ہیں ان پُر آشوب دنوں میں بھی وہ شادیاں کرتے ہیں ، بچوں میں قرآن پاک کی تقریبات کراتے ہیں وہ لوگ ان حالات سے ذرہ برابر بھی نہیں گھبراتے ۔ ان کے بچے ان کے ماں باپ ان کے ڈاکٹرز " حسبنا اللہ ونعم الوکیل " اور " انا اللہ معنا " کہہ کر ڈٹ جاتے ہیں ۔

تیرے کا رواں اے قاتلوں ! مجھے راہ سے نہ ہٹا سکے
تیری جس قدر بھی ہوں کو ششیں تو کبھی نہ مجھ کو مٹا سکے
یہ غموں کی ہر اک بڑھتی لہر میرا حوصلہ نہ گھٹا سکے
میری سانس نہ تھمے جب تلک مجھے کلمہ حق نہ بھلا سکے

وہ تو شہید ہیں وہ تو سیدھا جنّت میں جائیں گے ہم تو گناہگار ہیں ہمارا کیا ہو گا ابھی بھی ہمارے پاس وقت ہے کہ فلسطین کی آزادی میں ہم جتنا حصہ ڈال سکتے ہیں ڈالیں ان کی آخرت تو سنور گئی ہے اپنی آخرت کو سدھاریں ۔ قیامت کے روز کہیں یہ نہ ہو کہ غزہ کے معصوم پھول ہمارے خلاف گواہی دیں گے کہ اے پروردگار! جب میں شدید تکلیف میں تھا اس وقت یہ اسرائیلی اشیاء استعمال کر رہے تھے اللہ ہمیں نیک ہدایت عطا فرمائے (آمین)

(منیبہ عبید ۔ جماعت : ہفتم الف)

فلسطینی بچے کی پکار

دنیا والوں سے پوچھتا ہوں کیوں مجھ کو یہ حق حاصل نہیں

کہ رہوں میں اپنے گھر میں جو اب میرا نہیں

کیوں جدا کیا گیا جبکہ میں بے قصور ہوں

میرا جرم تو اتنا ہے کہ میں مسلمان ہوں

نا امید ہونا تو کبھی سیکھا نہیں اپنی ماں سے

نا امید تو اب بھی نہیں ہوں میں امتِ مسلمہ سے

ڈھونڈتا ہوں میں فاروق کو ، ایوب کو کہ

کوئی تو فتح کرے گا فلسطین کو

روز دیکھتا ہوں اپنی ماؤں ، بہنوں کی لاشوں کو میں

روز سنتا ہوں معصوم بچوں کی پکار کو میں

دنیا والوں سے پوچھتا ہوں کیوں مجھ کو حق حاصل نہیں

کہ رہوں میں اپنے گھر میں ،جو اب میرا نہیں

(زینب شہزاد ۔ جماعت : ہفتم ب)

دوستی

کبھی رات کی پُر سکون فضا میں اڑتے بادلوں میں ٹھنڈی ہوا میں خاموشی سے کچھ دیر تک یہ سوچنا دوستی کیا ہے؟ کیسے ہوتی ہے ؟وجود میں خوبصورت ہے کتنی ، کتنی حسین ہے تاکہ تم اس کی اہمیت کا احساس کر سکو اس پر سوچ سکو اس کی قدر کر سکو ۔ دوستی وہی ہے جو چاند کو ستاروں سے ، سورج کو بادلوں سے اور پھولوں کو شبنم سے ہوتی ہے ۔ دوستی ایک پاکیزہ بندھن ہے ۔ کبھی یہ ظاہری طور پر تو ختم ہو جاتی ہے لیکن دل میں ہمیشہ رہتی ہے ۔ اگر کبھی کسی کو دوست بناؤ تو پہلے اس کا ایمان ، اخلاص اور اخلاق دیکھو ۔

(ہانیہ عمر ۔ جماعت : پنجم ب)

مہنگائی بڑھاؤ

مہنگائی پر مہنگائی بڑھاؤ تمھیں تو نشہ سا ہو گیا ہے
قیمتیں اور بڑھاؤ تمھیں تو نشہ سا ہو گیا ہے
پیٹرول کی قیمت جو بڑھی یکدم ،میرا بدن تو آگ بگولہ ہو گیا
جب گیس کو ہوا ہے گرانی کا عارضہ مجھے لگا کوئی دھاکہ سا ہو گیا
بیگن کے دام پوچھ کر ایسا لگا مجھے جیسے کہ عوام کا بھرتہ سا ہو گیا
سودا جو خریدنے کو منڈی میں جا گھسا واپس ہوا نو جواں تو بوڑھا سا ہو گیا
سینے پہ رعایا کہ یونہی مونگ دل گیا ، آئی ایم ایف کا بوجھ چلو اور بڑھ گیا

(شانزے خان ۔ جماعت ہفتم ب)

قرآن

فرصت ملے یا نہ ملے مجھے پڑھنا ضرور
دوں گا جواب تمھارے ہر سوال کا ضرور
وہ عرب کے خانہ بدوش جنھیں میں نے فاتح بنایا
اے نوع انساں مجھ سے راہ راست مانگنا ضرور
ایک بار ہاتھ لگا کہ دیکھو ملے گا دلی سکون ضرور
پہنچا دوں گا جنّت میں تم کو ضرور
دلواؤں گا تمھیں عذاب قبر اور دورخ سے نجات ضرور
اگر چاہتے ہو کامیابی قدم چومے تمھارے
تو مع ترجمہ مجھے پڑھنا ضرور
فرصت ملے یا نہ ملے مجھے پڑھنا ضرور
دوں گا جواب تمھارے ہر سوال کا ضرور

(عیشل ذیشان ۔ جماعت ہشتم الف)

آیا موسم سردی کا

سر سے پاؤں تک خود کو ڈھانپیں آیا موسم سردی کا
لیکن پھر بھی تھر تھر کانپیں آیا موسم سردی کا
پہلے دھوپ نکلتی تھی تو ہم اس سے گھبراتے تھے
گرمی سے بچنے کی خاطر پنکھے خوب چلاتے تھے
پنکھے کی اب فکر کسے ہے آیا موسم سردی کا
ہر کوئی سوئٹر، کوٹ چڑھائے آیا موسم سردی کا
مونگ پھلی اور حلوہ کھائے آیا موسم سردی کا
سورج بھی ہم سے شرمائے آیا موسم سردی کا
ہم سب مل کر مزے اڑائیں آیا موسم سردی کا

(سنیعہ خان ۔ جماعت ہفتم الف)

ماں

سب سے انوکھا سب سے نرالا
دنیا میں رشتہ ہے ماں کا پیارا
دکھ سکھ میں ہر دم مسکرائے
بچوں کو وہ ہر دم راحت پہنچائے
تپتی دھوپ میں ہے وہ سایہ
ہے بس چلتی پھرتی چھایا
قدرت کا انمول خزانہ
روشن جس سے سارا زمانہ
کبھی نہ ماں کے دل کو دکھانا
ہر دم اس کا مان بڑھانا

(وریشہ فاطمہ۔ جماعت ہشتم الف)

میں انمول ہوں

میں انمول ہوں ۔ میں انمول اس لیے ہوں کیونکہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں۔ میں پانچوں وقت کی نمازپڑھتی ہوں ۔مجھے دین کے بارے میں پڑھنے کا بہت شوق ہے ۔ میں عثمان پبلک اسکول میں پڑھتی ہوں ،جو ہمیں بہت اچھی باتیں سکھاتا ہے۔مجھے کتابیں پڑھنے کا بہت شوق ہے ۔ میں ہمیشہ اپنے بڑوں کا ادب کرتی ہوں اور ہر برائی سے بچنے کی کوشش کرتی ہوں ۔

الحمدللہ! میں مسلمان ہوں ۔

میں ابھی آٹھ سال کی ہوں ۔ مجھے بڑے ہوکر استانی بننا ہے ۔

مجھے گھومنے پھرنے کا بہت شوق ہے ۔ میرا پسندیدہ رنگ پیلاہے ۔ میری سب سے اچھی دوست لائبہ ہے ۔مجھے اپنی امی کے ہاتھ کا کھانا پسند ہے اسی لیے میں ان تمام خصوصیات کی وجہ سے ایک انمول لڑکی ہوں ۔امید ہے آپ کو میری انمول کہانی پسند آئی ہوگی۔

(مرحا فاطمہ۔ جماعت سوم ب)

اردو ہے میرا نام

میں ''میرؔ'' کی ہمراز
ہوں غالبؔ کی سہیلی
سوداؔ کے قصیدوں
نے میرا حسن بڑھایا
میں داغؔ کے آنگن میں کھلی بن کے
چنبیلی
غالبؔ نے بلندی کا سفر مجھ کو سکھایا
اقبالؔ نے آئینہ حق
مجھ کو دکھایا
اردو ہے میرا نام میں
خسرو کی پہیلی
چکبستؔ کی الفت
نے میرے خواب سنوارے
اکبرؔ نے رچائی میری بے رنگ ہتھیلی
کیوں مجھ کو بناتے ہو تعصب کا نشانہ
دیکھا تھا کبھی میں نے
بھی خوشیوں کا زمانہ
اردو ہے میرا نام میں خسرو کی پہیلی

اردو ہے میرا نام میں ''خسرو'' کی پہیلی
دکن کے ولیؔ نے مجھے گودی میں کھلایا
ہے میرؔ کی عظمت کہ مجھے چلنا سکھایا
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
حالیؔ نے مروّت کا سبق یاد دلایا
مومنؔ نے سجائی میرے خوابوں کی حویلی
ہے ذوقؔ کی عظمت کہ دیے مجھ کو سہارے
فانیؔ نے سجائے میری پلکوں پہ ستارے
اردو ہے میرا نام میں خسروؔ کی پہیلی
میں نے تو کبھی خود کو مسلماں نہیں مانا
اپنے ہی وطن میں ہوں مگر آج اکیلی

(انتخاب: افراح احتشام ۔ جماعت : ششم ب)

مسئلہ فلسطین اور اتحاد بین المسلمین

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے
تری دوا نہ جنیوا میں ہے، نہ لندن میں
فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے
سُنا ہے میں نے، غلامی سے اُمتوں کی نجات
خودی کی پرورش و لذّت نمود میں ہے!

انبیاء کی سرزمین امامت معراج کے لیے چنی گئی جگہ اور مسلمانوں کا قبلہ اول جب ظلم و ستم اور قتل و غارت کے گھیرے میں آجائے تو خاموشی جرم بن جاتی ہے ۔تلوار چلانے والا ہاتھ اگر تب بھی نہ اٹھے تو اسے کاٹ دینا بہتر ہے قلموں کی نوکیں اگر سوکھ جائیں تو دوسرا قلم اٹھا لینا بہتر ہے ۔یہ وہ صورتحال ہے جس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا'' :مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر ایک حصہ میں درد ہوتا ہے تو پورا جسم اس کی شدت و تکلیف محسوس کرتا ہے۔'')الحدیث(

گزرے ہوئے 75 سالوں میں ہونے والے حالات و واقعات کی کہانی کچھ نئی نہیں اس بربریت کی داستان بہت پیچھے تک جاتی ہے بیت المقدس کی زمین تمام مذاہب کے پیرو کاروں کےلیے اہم ہے۔ اس کے حصول کی خاطر کبھی صلیبی جنگیں تو کبھی اعلان بالفور جیسے مناظر سامنے آتے ہیں ایسے میں مسلمانوں کا اس جگہ کی حفاظت اور خصوصاً مسجد اقصیٰ کی حرمت کا خیال سب سے اہم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے حماس نے جرات و حمیت کا مظاہرہ کیا اب امت مسلمہ کا فرض ہے کہ ان کا ساتھ دے اور جہاد فی سبیل اللہ کے جذبے کو تقویت پہنچائے مسلم بھائی چارے کے لیے اپنے زخمی بھائیوں کی مدد کرے اور ایک جسم بن کر کفار عالم پر مثل برق حملہ آور ہو ں ۔اس مسئلے کے تصفیہ کے لیے کوششیں کی جائیں ۔اقتصادی، عسکری اور معاشی امداد لازما پہنچائے اور عام لوگوں میں اس معاملے کے بارے میں شعور پھیلائے لیکن حالات اس کے برعکس ہیں ملت بیضا اسرائیل کو ناجائز ریاست قرار دینے کے بجائے تسلیم کر کے اس کے ساتھ تجارت فرما رہی ہے ان کی بنائی ہوئی اشیاء کا بائیکاٹ کرنے سے ہچکچا رہی ہے تو کہیں خاموش تماشائی بنی چور نظروں سے امریکہ کو دیکھ رہی ہے

ایسی ہی صورتحال کے پیش نظر اقبال نے فرمایا

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اس صورتحال کے پیش نظر مسلم دنیا کی کیفیت آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے کے مترادف ہے ۔آخرت میں جواب دہی تو ہوگی ہی اور ساتھ میں اقوام دنیا سے بزدلی و بے حسی کی سند وصول کی ہے لیکن الحمدللہ ایسی صورت میں بھی اللہ کی رحمت سے حماس اہل یہود پر قہر بن کر ٹوٹا ہے کہ امت مسلمہ میں ایک نئی لہر دوڑا دی بقول شاعر

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

سات اکتوبر 2023 طوفان الاقصیٰ آپریشن کی کامیابی اور اسرائیل کا جوابی حملہ خون مسلم میں ایک بار پھر نیا جوش و جذبہ ولولہ پیدا کر گئی جس نے لاکھوں معصوم جانوں، ننھے پھولوں اور کلیوں کو جنت کی طرف جام شہادت نوش کروا کر روانہ کر دیا قربانی جذبہ ایمان اور شہادتوں کی اور اہل یہود کے ظلم و جبر اور ناجائز قبضہ کی داستان نے ایک نیا رخ لیا جس نے دنیا میں ایک ولولہ اور جوش پیدا کر دیا آج اسی ایمان اور یقین نے فلسطینی مسلمانوں کے ان نذرانوں کو دنیا کے سامنے کھول کر واضح کر دیا ہے اور دنیا کے ہر کونے میں مسلمانوں یعنی اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اب اس امر کی ضرورت ہے کہ مسلمان بحیثیت امت مسلمہ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے رشتہ کی بنیاد پر اس امت کے دل یعنی بیت المقدس کو بچانے کے لیے اپنا تن من دھن سب قربان کرنے کے لیے ہر دم تیار رہیں آئیے اس داستان اہل ایمان و وفا میں ایک بار پھر حصہ کی تاریخ رقم کریں کیونکہ ہم نے رسم محبت کو زندہ کیا،زخم دل جیت کر نقد جاں ہار کرہم سے بزم شہادت کو رونق ملی،جانے کتنی تمناؤں کو مار کر

(فاطمۃالزہرہ ،سارہ عبید:جماعت دو ازدہم)

بے تاب

آؤ آزاد نظم کہتے ہیں آج
اپنی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں آج

دل کے دریچوں کو کھولتے ہیں
آج زخم سارے ہرے ، دھوتے ہیں آج

جب تک صبح کی سفیدی پھیلے
ہم اپنی نظر چوکنا رکھتے ہیں آج

آؤ دیکھیں زندگی مجاہد کی
خدا کے نظام پہ چلتے ہیں آج

نہیں ہے کوئی نعم البدل زمانے
میں سکون گھلاہے نمازِ فجر میں آج

ہے ممکن کہ کوئی دعا لے آئے
رنگ مگر اک سجدۂ شکر ادا ہو سحر میں آج

فاطمۃ الزہرہ بنتِ سرفراز۔جماعت
دواز دہم ۔ الف

بین المدارس مباحثہ

دن تھا جمعرات کا اور تاریخ تھی 18 جنوری ، صبح کے 10 بجے سے پہلے ہی نہم ،دہم ،گیارہویں اوربارہویں جماعت کی طالبات اسمبلی گراؤنڈ میں جمع ہونا شروع ہو چکی تھیں جہاں ہمارے اسکول کی انتظامیہ کی طرف سے بین المدارس مباحثہ کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں عثمان پبلک اسکول کی 11 شاخیں حصہ لے رہی تھیں ہمارے کیمپس یعنی کیمپس 3 کو اس مقابلے کی میزبانی کا موقع ملا اور بلا شبہ انتظامات دیکھنے سے تعلق رکھتے تھے اس بزم کو اتنے عالیشان طریقے سے سجایا گیا تھا کہ تمام شرکاء متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

مقابلے کے لیے مختلف کیمپس کے شرکا اپنے کیمپس سے مکمل تیاری کے ساتھ آئے ہوئے تھے ہمارے کیمپس سے بھی اس مباحثہ کے لیے تین طالبات منتخب ہوئیں جن میں سےایک نے بطور قائد ایوان حصہ لیاجبکہ باقی دو میں سے ایک نے عنوان "جینے کے لیے سہولیات نہیں نظریے کی ضرورت ہے " کی حمایت میں تقریر کی جبکہ دوسری نے عنوان کی مخالفت میں اپنے دلائل پیش کیے بین المدارس مباحثہ قائد ایوان کی پرجوش تقریر اور حزب اختلاف کے پرزور دلائل کے ساتھ شروع ہوا۔بعد ازاں دیگر شرکاء مقابلہ نے بھی قرارداد کی حمایت اور مخالفت میں اپنے دلائل پیش کیے۔

مقابلے کے اختتام پر حافظ نعیم الرحمن کی اہلیہ ڈاکٹر شائلہ نعیم صاحبہ نے قرارداد کے دونوں پہلوؤں پر بات کی ۔قرارداد کو بھاری اکثریت سے منظور کرلیا گیا۔طالبات کو بڑی بے صبری سے نتیجے کا انتظار تھا، پھر منصفین نے نتائج کا اعلان کیا جس کے مطابق کیمپس 46 نےپہلی پوزیشن حاصل کی جبکہ دوسری اور تیسری پوزیشن بالترتیب کیمپس 3 اور 14 کو ملی ۔فاتح طالبات کو شیلڈ دی گئیں جبکہ دوسری شرکاء کو اسناد دی گئیں اور یوں ہمارا بین المدارس مباحثہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

(بریعہ عبید:جماعت دہم)

لہو میں ڈوبا فلسطین

وہ سرزمین جہاں مسجداقصیٰ یعنی مسلمانوں کاقبلۂ اول موجود ہے۔

قبلۂ اول جہاں رحمۃ للعالمین نے انبیاء کی امامت کروائی ۔وہ سرزمین جس پر بے شمار انبیاء آئے اورجیسے انبیاء کی سرزمین کہا گیا۔ وہ سرزمین جیسے حضرت عمرؓ نے فتح کیا اور جسے صلاح الدین ایوبی نےحطین کے مقام پرانتھک کوششوں کے بعد حاصل کیا ۔ آج یہ سرزمیں اپنے خون سے ایک نئی اور عظیم داستان رقم کر رہی ہے اور افسوس کے امت مسلمہ آج ان حالات میں کوئی عملی کرداراداکرتی نظر نہیں آرہی۔

فلسطینی مسلمان بہن بھائی 6 ماہ سے زائد عرصہ سے جس ظلم اور بربریت کا شکار ہیں اس نے ساری دنیا کو اسرائیل کے ناپاک اور ظالمانہ عزائم سےآگاہ کردیاہے ۔ہمارے وہ مسلمان بہن بھائی بھوک پیاس کی حالت میں بھی ایک جذبے اور مقصد پر جمع ہوئے ہیں۔انہوں نے بھوک اور پیاس کی حالت میں بھی کوئی شکوہ نہ کیا۔آج ہمیں اپنے مسلمان بہن بھائیوں کی آواز کا ساتھ دینا اور اس مشکل وقت میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہونا ہے۔چالیس ہزار سے زائدمظلوم فلسطینی آج اپنی جان ،جان آفریں کے سپرد کرچکے ہیں ۔ کس لیے؟اس لیے کہ وہ مسلمان ہیں ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اپنے ساتھ ہونے والے ظلم کا جواب دیتے ہیں ۔ آج جب ان کے گھر کھنڈر بنادیےگئے ہیں۔ ان میں سے کچھ اپنے والدین اپنے بہن بھائیوں اور اپنے قریبی رشتہ داروں سب سے محروم ہیں ۔مگر وہ فلسطینی مجاہد اپنے دین ،ایمان اور وطن سے بڑھ کر کسی کو ترجیح نہیں دیتے ۔ ان کے پاس نہ ہماری طرح تعلیم کے وسائل ہیں مگر پھر بھی وہ ہم سے کئی درجے آگے ہیں کیوں کہ آج انہوں نے آخرت کو اپنی دنیا پر ترجیح دی ہے ۔ آج ہمیں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہونا چاہیے کیوں کہ بیت المقدس کی حفاظت ہم پر فرض بھی ہے اور قرض بھی ۔جزاک اللہ

(مریم خان :جماعت ہفتم ب)

ہم نے عید کیسے منائی؟

رمضان المبارک بابرکت مہینہ ہے اس میں ہم سب روزے رکھتے ہیں اور انعام کے طور پر عید الفطر مناتے ہیں۔ ماہ رمضان کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو عید الفطر منائی جاتی ہے۔ بڑوں سے زیادہ ہم بچوں کو عید الفطر کا انتظار ہوتا ہے کیونکہ ہمیں عیدی جو ملتی ہے ۔

چلیں میں آپ کو بتاتی ہوں کہ میں نے عید کیسے منائی؟

رات کو ہی مما ہم سب کے کپڑے چوڑیاں اور جیولری تیار کر کے رکھ دیتی ہیں اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔ پھراپنے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات کو مما نے میرے ہاتھوں پر مہندی لگائی اس کے بعد ہم سو گئے۔ عید والے دن صبح صبح بابا نے ہمیں اٹھایا۔ ہم سب نے فجر کی نماز ادا کی۔ اس کے بعد جلدی سے نہا دھو کر تیار ہونے لگے۔ بابا اور بھائی عید کی نماز پڑھنے چلے گئے۔ جیسے ہی بابا گھر آئے تو میں ان کے ساتھ اپنی پھوپو کے گھر چلی گئی تاکہ ان سے اپنی عیدی لے سکوں ۔ پھر ہم گھر واپس آئے تو ناشتا تیار تھا۔ عید کی صبح میرے ماموں مامی، بھائی اور بھابیاں سب ہمارے گھر ناشتہ کرتے ہیں اس لئےناشتے میں مما نے بہت مزے مزے کی چیزیں بنائی تھیں جس میں مجھے سب سے مزے کی چیز شیر خورمہ لگتا ہے۔ سب نے ناشتہ کیا مما نے سب کو عیدی دی اور سب اپنے گھر چلے گئے۔ مہمانوں کے جانے کے بعد میں اور میرے بھائی شیر خورمہ کا پورا پیالہ کھا گئے۔ امی نے دیکھا تو مجھے ایک بڑے مزے کا شعر سنایا ۔

عید آئی ہے بڑی دھوم دھام سے
زنیرہ اچھل رہی ہے سوئیوں کے نام سے

یہ سن کر ہم بہن بھائی بہت ہنسے۔ مما نے بتایا کہ ان کے زمانے میں تو اس سے بھی زیادہ مزے مزے کے شعر کہے جاتے تھے۔ مما نے ایک شعر اور سنایا جو انہوں نے عید کارڈ پر اپنی دوست کو لکھ کر دیا تھا

آنکھیں مٹر ، گال ٹماٹر انگلیاں بھنڈی
لگتی ہے میری دوست جیسے سبزی منڈی

مما کے مزے مزے کے شعر سن کر ہم سب بہن بھائی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے۔ ساتھ ساتھ ہی ہم نے گھر سمیٹنے میں مما کی مدد کی۔ ظہر کی نماز پڑھ کر ہم نے تھوڑی دیر کے لیے آرام کیا۔ شام کو پھر کچھ مہمان ہمارے گھر آئے اس کے بعد ہم تیار ہو کر اپنے ماموں کے گھر چلے گئے۔ عید کے پہلے دن ہمارے ماموں کے گھر ہماری دعوت ہوتی ہے وہاں بھی سب کزنز نے مل کر بہت ہلہ گلہ کیا۔ سب سے عیدی لی۔ مزیدار کھانا کھایا اور تھک ہار کر گھر واپس آگئے لیکن سونے سے پہلے مما نے یاد دلایا کہ اس بار عیدی ""مماز بینک"" میں جمع نہیں ہوگی بلکہ اس بار ہمارا پلان کچھ اور تھا، اس لیے ہم نے اپنی عیدی گن کر اس کے تین حصے کئے۔ ایک حصہ اپنا، ایک مما کا اور ایک حصہ اللہ تعالی کا جو اگلے دن ہم بابا کے ساتھ فلسطین فنڈ میں دے کر آئے تاکہ ہمارے فلسطینی بہن بھائیوں کی مدد میں ہم اپنا حصہ بھی ڈال سکیں۔ دوستوں! کیا آپ نے بھی اپنی عیدی کے تین حصے کیے؟

(زنیرہ احمد۔ جماعت: پنجم)

عشرہ اقبال

سابقہ روایت کے مطابق عثمان پبلک اسکول شاخ سوم میں ماہ نومبر کو عشرہ اقبال کے طور پر منایا گیا۔ عشرہ اقبال منانے کا مقصد طالبات میں علامہ اقبال کی شاعری کا شعور پیدا کرنا کہ کس طرح اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے امت مسلمہ کو سنہرے ماضی سے روشناس کرایا۔ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ اس پر فتن دور میں طالبات میں اقبال کی شاعری سے لگاؤ پیدا کرنا،خودی کی قوت کو پہچاننا اور باہمی یکجہتی کا جذبہ پروان چڑھانا ہے تاکہ وہ آنے والے حالات میں دنیاوی و اخروی کامیابیوں کی راہ متعین کر سکیں۔

ہمارے اسکول میں اس حوالے سے ہر جماعت کی منتخب طالبات کے مابین بیت بازی، تقاریر، ٹیبلو، اور تحت اللفظ منظومات کے مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ عشرہ اقبال منانے کا مقصد بچوں کو یہ بات ذہن نشین کروانا ہے کہ ہمارے اسلاف کی قربانیاں اور شہداء کے خون کی قیمت ادا کرکے اس ملک کو حاصل کرنے کے بعد یہاں اسلام کا پرچم ہمیشہ سرخرو رکھنا ہے ۔

معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز
ازخواب گراں، خواب گراں، خواب گراں خیز

(مسفرہ عدنان۔ جماعت دہم)

صورتِ کُہسار میری عظیم امی جی

عائشہ لاڈو جی! مجھے نیچے سے دودھ لا دیں۔یہ پیار بھری آواز میری نانی امی مرحومہ کی تھی۔ جنھیں ہمیشہ یہ فکر ہوتی تھی کہ میں نو بجے نیچے سے پہلے دودھ لے آؤں ۔ میری نانی امی جنھیں ہم امی جی کہتے ہیں اپنے پیار بھرے ہاتھوں سے اس قدر محبت اور شفقت سے مجھے دودھ کا گلاس پلاتی تھیں کہ اس کی لذت دوبالا ہو جاتی تھی ہر کھانا اتنی محبت اور اپنائیت سے بناتیں پھر اسی خوش اسلوبی سے دسترخوان پر کھانا چنتیں اور اسی لگن سے نوالے بنا کر مجھے کھلاتیں۔ان کے ہاتھوں کی نرمی آج بھی میں محسوس کرتی ہوں ۔

وہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی درویش صفت خاتون تھیں وہ عبادات اور گھر کے کام کاج میں بہترین توازن رکھتیں۔ ان کے مطابق انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی چاہیے۔ وہ مجھے نماز پڑھنے کی تلقین کرتیں اور مجھے اپنے ساتھ نماز پڑھواتیں۔ ضعیف ہونے کے باعث زینہ نہیں اتر سکتی تھیں تو اس لیے گھر میں ہی نماز تراویح کا اہتمام کرتیں اور مجھے بھی شامل نماز کرتیں ۔ رمضان المبارک ان کے ساتھ ہمیشہ سے ہی نہایت بہترین طریقے سے گزرتا۔نماز تراویح کے دوران میں جب سجدے میں جاتی تو پیر پسار کے لیٹ جاتی ایک بار جب میں دوران نماز سو گئی تو اس طرح انہیں پتہ چلا۔وہ خوب ہنسیں اور مجھے سمجھایا کہ نماز کا ادب ہوتا ہے اور اس کا احترام کرنا چاہیے۔وہ پیار سے اور کھیل کھیل میں ہی ہماری تربیت بھی کرتی رہتیں۔ لذیذ افطاری جس کا وہ خوب دل سے اہتمام کرتیں، اس کو پڑوسیوں میں تقسیم کرواتیں۔

وہ ایک پڑھی لکھی اور ذہین فطین اور ایک با ذوق خاتون تھیں ۔وہ اپنی ذات میں انجمن تھیں۔ انہیں تاریخ سے دلی لگاؤ تھا۔ انہوں نے تقسیم ہند سے پہلے کا پرسکون دور بھی دیکھا اور تقسیم ہند کے بعد کے دل دہلانے والے مناظر بھی دیکھے ۔ انہوں نے ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے پناہ گزین، اور لٹے پٹے مسلمان بھی دیکھے۔انہوں نے اس مملکت خداداد کو معرض وجود میں آتے دیکھا۔ وہ کہتی تھیں کہ انہیں اس سرزمین سے ہمیشہ سے محبت رہی ہے وہ ایک سچی کھری اور راست گو شخصیت تھیں ۔ اصول پرست اتنی کہ اپنے اصولوں پر ڈٹ جاتیں اور کسی کی پرواہ نہ کرتیں۔

میری عظیم امی جی نے اس وقت ایم اے کی تعلیم حاصل کی جب تعلیم کا رواج نہیں تھا۔انہوں نے بی ایڈ بھی کیا اور اس دور میں گریڈ 18 کی معلمہ تعینات ہوئیں۔اور بہت سے طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ انہوں نے بہت سے دور دیکھے۔ انہوں نے وہ وقت بھی دیکھا جب طاعون کی وبانے بستیوں کی بستیاں اجاڑ دیں۔انہوں نے وہ وقت بھی دیکھا جب اسلامی تعلیمات ہونے کے باوجود بھی لوگ جاہل تھے ۔ انہوں نے وہ دور بھی دیکھا جب دلوں میں کدورتیں نہیں تھیں اور جب سب ایک دوسرے کے ساتھ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے اور ہر موقع پہ ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہوتے تھے۔

وہ ہمیں مختلف کہانیاں بھی سنایا کرتی تھیں اور اپنے حج اور عمرے کی روداد بہت عقیدت اور احترام سے سنایا کرتی تھیں ۔ علم کا بیش بہا خزانہ اور معلومات کا ذخیرہ لیے یہ عظیم ہستی جو میرے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی تھیں دس مئی 2018 کو مالک حقیقی سے جا ملیں۔

(عائشہ طارق: یاز دہم ب)

Dear Students!

Assalam o Alaikum

All the praise and thanks to Allah, the Most Merciful & Beneficent, Who has bestowed upon us multiple skills and opportunities to convey His message to every nook and corner of the world. The first word revealed for this Ummah as the first commandment or instruction from Almighty Allah in the Holy Quran on which the success in the world and the hereafter depends, is "Iqra" (read).
In this era of controversies and confusion when the Muslim Ummah is being persecuted by conspiracies of the enemy, particularly looking at the pathetic and pitiable condition of the Muslims in Palestine, it's our top most responsibility to strive hard for the implementation and execution of Islamic code of conduct, initially in our country and then throughout the world. The only solution to save people from the persecution of people is to entrust the pious people with authority and power. Thus, the path to salvation for the entire world is to follow and implement the system of life directed by our Beloved Creator.

In order to fulfill this essential and great responsibility, it's part and parcel to enhance and develop our skills so that we can easily cope up with the challenges of modern times. As being Usmanians, your endeavour in this regard is commendable. Undoubtedly, the pen is one of the powerful tool and the future of the nation and Ummah entirely depends upon the hard working students like you. May Allah SWT protect you and bless you. Ameen
Wassalam
Regards
Principals Campus 3

My Pet

I have a pet
It is very cute
It is a cat
Her name is Flute.
It is very sweet
It jumps at me
It looks so sweet.
Once it was injured
I helped her
Because it is my cat.

By Kashia Afroz from Class IV-B

Blackout

In the dark, everything's broken,
The wind blows, words unspoken.
People shout, feeling the pain,
Oh Allah, save us from the dreaded rain.
Forgive us, we made mistakes,
Scary scenes, my heart aches.
Just forgive us one more time,
Slow down the wind, make it fine.
Oh Allah, protect us, let's begin,
For the kids, let hope and kindness win.

By Syeda Maria Fatima from Class VI-A

Our Hero

Our hero is Prophet Muhammad (S.A.W.), the last messenger of Allah (S.W.T). Allah revealed the Quran to him through Hazrat Jibrael. He was known for always smiling. He was truthful (Sadiq) and trustworthy (Ameen). His kindness was for the entire world. He was a great leader of the Ummah. We follow his Sunnah to learn from his life.

By Umm-e-Hani and Ayesha Salar of Class IV-A

Usmanian Leadership Camp 2022

A leadership camp was organized by our school management on December 16th and 17th, 2023. The camp welcomed students from grades IX and XI across several campuses of the Usman Public School System, proving to be an informative and engaging experience.

The day commenced with registration, and students settled into their assigned rooms. Subsequently, all students gathered in a large hall for the program, which began with recitations and Naat, followed by an inaugural speech by Ms. Farhana Aslam. She shed light on objectives of life and leadership qualities, delivering a motivational address.

Students were then divided into "Usras," each selecting a leader. Campus 6 students performed an exciting Tarana before Ms. Amna Usman had delivered a thematic speech on the principles of leading a successful life. Following a short tea break with delicious snacks, students returned to the hall after resting in their rooms.

Ms. Lubaina engaged the students in an activity focused on envisioning their future lives by filling out a form. After Zuhr prayer and lunch, students reconvened in the hall. Various programs were conducted, including a session on AI techniques called "Tech Tactica." A captivating play depicting glimpses of Palestine's history ensued until after Maghrib.

Post-Maghrib prayers, a declamation was held, presenting speeches by Abu Ubaidah, the Turkish president, among others. Ms. Ayesha Anas discussed the journey to the cave in the light of Surah Al Kahf. A journalist explained the situation in Palestine with videos and photos. The day concluded with a campfire, peanuts, and "Bait-Bazi."

The following morning commenced with a Quranic session and breakfast, followed by the highlight of the day: archery practice. After exercises and refreshments, students reconvened in the hall for an exhilarating debate. The day concluded with a closing speech, result announcements, an oath-taking ceremony, and a speech by Hafiz Naeem ur Rehman.

Overall, the Leadership Camp proved wonderful and inspiring, enabling students to learn new things. Students benefited greatly from the experience and thoroughly enjoyed it.

By: Uffaira Imran XI-B

The Day of Outdoor Bliss

"College life, often considered mundane, unfolds as an exhilarating journey for me, akin to playing games. Embracing the traditions of Usman Public Higher Secondary School, our college organized a delightful picnic. September 27 dawned with refreshing zephyrs kissing our faces, infusing a cool sensation through our veins. What a day it was!

The excitement mounted as we embarked on our journey to Ideal Farmhouse around 9:00 AM. Chants and melodies reverberated throughout our trip, filling the air with joy. Amidst the merriment, one of our group members was even caught engrossed in a novel – a surprising sight!

Stepping into the farmhouse, the scenic landscapes transformed into bustling hubs of joyous gatherings. Laughter and chatter filled the air as blankets were spread, and an array of delectable treats exchanged hands. Students eagerly plunged into various activities, from leisurely walks and swimming to engaging in friendly banter with teachers, all while swinging and playing.

Recreation knew no bounds as students dived into activities ranging from Frisbee and badminton to engaging storytelling sessions. The heartbeat of the picnic was the swimming sessions; pool slides, splashes, and spirited water play filled the afternoon until exhaustion set in.

Post-afternoon prayers, a delicious lunch awaited us, with separate rows arranged for both classes. Savoring our meals, we relished the camaraderie. Our college staff fostered an inclusive environment, ensuring both teachers and students reveled in the festivities.

As twilight descended, the echoes of joy lingered, leaving an indelible mark on all attendees. The picnic wasn't merely a day of leisure; it bound us together, fostering unity and celebrating the spirit of summer."

By Eshaal Zehrah XII-A

Grand Athletic Gala

The anticipation in the air was palpable as students eagerly awaited the commencement of the sports day events. Madam Nuzhat's formal permission marked the official inauguration of the much-awaited program. The recitation of the Holy Quran and soulful Naat performances set a spiritually uplifting tone.

Miss Madiha seamlessly assumed the role of host, guiding the audience through the latter part of the event. Cheers and applause echoed as Miss Mahwish directed the spirited students to their respective tracks. The hurdle race challenged participants to showcase agility and speed, creating moments of sheer excitement. Laughter and

cheers filled the air during the sack race, adding a touch of lighthearted fun to the day. The rally race brought a burst of energy as students demonstrated coordination and teamwork. Colorful balloons adorned the racecourse during the balloon race, adding a festive flair to the competition. Tug-of-war battles unfolded with determined faces and strained muscles, symbolizing the strength of unity.

The throwball competitions intensified the competitive spirit, showcasing the students' precision and skill. Badminton matches between Grades 9 to 12 unfolded with swift racquet movements and strategic plays.

As a fitting conclusion, medals were awarded to the winners, recognizing their achievements in categories such as bronze, silver, and gold. The Annual Sports Day not only promoted physical fitness but also highlighted the dedication and teamwork of the participating students, creating lasting memories of a day filled with sportsmanship and camaraderie.

By Sana XII-B

Pakistan Independence Day

Our beloved homeland, Pakistan, emerged on the map as a separate country on August 14, 1947. To revive the memories and sacrifices of our ancestors for the formation of Pakistan, Independence Day is celebrated on August 14 every year all around the world, wherever Pakistanis live, especially in every nook and corner of Pakistan. Like every year, this year, an event for the celebration of Pakistan Independence Day commenced in Usman Public School Campus 3 on August 14, 2023.

The hard work for its preparation could be recognized by the splendidly decorated assembly hall. Balloons that depicted Pakistan's symbol (a crescent and a star) were hung from the roof. Additionally, numerous green and white balloons covered the walls, adding to the charisma of the assembly hall. The stage was also set up with a green and white beautiful background.

The event officially began at 9 o'clock with the heart-melting recitation of the Holy Quran. The recitation was followed by a euphonious Naat. Next, students spoke about the eventful struggles for the freedom of Pakistan as well as the reasons that led to the struggle for independence and the ways we, as students, can serve our country. In between these speeches, several students sang evocative and awakening Taranas in their melodious voices. To energize the audience during the program, short quizzes were held about information about Pakistan in which badges and candies were awarded to the ones who answered correctly. The audience actively participated in singing the taranas along with the participants of the program, making the program livelier and lovelier.

Finally, the event ended at 11 o'clock with a dua. This was one of the most engaging events held in our school this year.

By Rameen Hassan XII-A

Students' Week 2023

I believe that to survive in this competitive global economy, it is important for an individual to widen their perspective and delve into numerous skills, even those that don't quite align with their decided career path. It is no hidden fact that most people in our society have a limited understanding of financial management and strategic decision-making, which is why many are left behind, unable to identify and benefit from the incredibly vast array of opportunities right in front of them.

Developing crucial skills to excel in the world of business is no easy task, but when I heard that our campus is offering a head

start by hosting a competition regarding entrepreneurship, I knew I couldn't miss out on it. Both sections from both classes of the college participated. Not only was this competition a great way for students to enhance their knowledge, but it also allowed them to practice their teamwork and communication skills. Everyone diligently participated in this activity, and it was refreshing to see the students' ideas coming to life and the boost of confidence they gained through presenting those ideas.

Overall, I suppose that this segment of our student week was a wonderful way for students to showcase their abilities, including me. I had an amazing time watching the creativity of every student and learning new things about the world of business and its encouragement in Islam that I wouldn't have known otherwise. The judges did an incredible job of being fair and vigilant in their results. I also applaud the management for hosting this, as such activities are a great way of exposing students to new information and new experiences.

By Fatima Bashir XII-A

A Countryside Escape

I have always been passionate about volcanoes, especially the ones in the countryside. Ventures to the countryside are often refreshing. You get a chance to escape from the hustle and bustle of the city and enjoy some serenity and tranquillity in a natural setting. Considering this, I saved some money this year, packed my bags during vacations, and headed towards the countryside. I drove myself to the destination in my brand-new front-wheel-drive car. During the long and hectic 16-hour journey, I fell asleep twice. After dodging death a couple of times, I finally made it to the countryside where my aunt was waiting for me.

My aunt lives in a quite isolated place near a countryside volcano. Thus, I didn't have to worry about food and residence. I went to her house, greeted her in the most unconcerned and cold manner possible, and jumped straight on the bed that she had made for me to release all the fatigue I had absorbed during those 16 hours. I woke up the next morning. My aunt was relieved as my loud snores had finally come to an end. I warmly greeted her and had a short, quick breakfast before I went trekking.

I marched through the deep woods carefree of whatever was going on in the world. The dense forest, tall trees, rays of sunlight, howling canines, chirping birds, and all that majestic beauty gave me a sense of fulfillment. I sat down under a tree and enjoyed the cold breeze blowing against my nose. After some time, I got up and continued my hike in the northeast direction.

About an hour later, I came across a flowing spring. Oh, my Lord! The water felt as if it had descended from some heavenly springs. It was cold and refreshing. I drank some of it and stored a certain amount in my bottle. I passed the spring. The coldness of that water had touched my soul. I kept marching through the jungle, stumbling upon a few mossy rocks.

I left the forest and looked towards the mighty volcano in front of my eyes. It felt like a dream to see my childhood wish come true. I took a deep breath and went on to climb the massive 800-meter-high giant. The air was becoming toxic with increasing height so I had to put on my gas mask. The volcano was an active one but wasn't about to erupt. I carefully reached the crater and took some pictures of that red-hot magma surrounded by the charcoal-black mountain rocks. It resembled a black bowl with orange soup in it.

I decided to descend the mountain after spending nearly an hour on it. The descent was quite effortless for a climber like me. As I reached the bottom of the mountain, I took off my mask and other protective gear and retraced my steps to my aunt's home. Sunset was near, and the forest felt haunted. Therefore, I sped up and finally reached my destination until dusk. I had dinner and jumped straight into my bed to let out all the exhaustion that had gathered inside my body. What a wonderful day it was.

By Hajira XI-B

STUDENT'S WEEK

Memories are a part and parcel of one's life. Having said that, college life is the most precious and gratifying experience one can have. The memories made here are inevitably pleasurable; they cannot be forgotten, always remaining as a nostalgic part of one's life somewhere inside the heart.

Being the mass of nerves I am, the student's week felt the most buoyant. It was quite an opportunity to unravel the secret, hidden talents of students, as well as a way to vitiate the depression of us, high-schoolers. The sniveling sounds heard ever since the session started, about not having any stage participation, finally got an answer.

It all started on the 13th of December, with the commencement of the sports day. It went on smoothly with miscellaneous activities for students of each stage, from primary to higher secondary. The day started with the name of The Omnipotent Allah S.W.T. Then our prestigious principal along with the vice principal and coordinators inaugurated the venture. It went on with the P.T. display and March passed. The races included a chicken race, skipping race, lemon-spoon race, and so on.

The day and the next to the entire week, till the 19th of December, Tuesday, were caught up with similar activities and competitions. The austere, yet joyful events got spiced up when the college participated due to their bohemian carelessness and dedicated perfectionism. Thursday, 14th December, had the inordinate tableau regarding The Fall of Dhaka, in which undoubtedly, the participants shook the stage. Friday, 15th December, witnessed the magnificent Urdu debate, the impervious mushaira, the impeccable entrepreneurship and platter competitions, and the declamation of well-known personalities. The rest of the week was followed by half of the day reserved for primary classes while after the break, the stage went busy with secondary class events. The audience and the participants were all thrilled and did their best to showcase sportsman spirit. Tarana recitation, Qirat, speeches in both English and Urdu, naat recitation, bait bazi, and numerous other genres were there for students to compete in. It was a mixture of honest work and passionate competition.

Concluding this, such co-curricular activities act as phosphorene in our lives as students. These give us the moxie to move forward with new zeal and spirit. Thus, we are highly thankful to our management for securing our talent by honoring us with such nicety events. Alhamdulillah.

By Fatima tuz Zehra XII-A

SCIENCE: BLESSING OR CURSE

In this era of modern science, its influence can be seen in every aspect of life. Science has given us many wonders. If our ancestors visited the modern world, they would not recognize it. Science has drastically transformed the world, for better or worse. So, is it justifiable to consider it only a blessing or a curse?

It is a fact that science has greatly increased the comfort of people. It has made household life easier. Now, homemakers don't have to work hard.

With the help of the latest cooking equipment, meals can be cooked quickly, and food can be stored in the refrigerator for a long time. Clothes can be washed in the washing machine and much more. This convenience allows us to save more time.

Science has changed the way we communicate. With the help of modern scientific devices, like telephones and wireless telegraphs, we can communicate with our friends and relatives thousands of miles away. Through radio broadcasts, messages can be conveyed to the whole world. On TV, we can not only hear the sound but also see the shows.

Science has helped mankind fight dangerous diseases. It has alleviated human suffering. Many diseases that were once incurable are now curable. It has created wonders in the field of surgery. It has even become possible for the heart and kidney to be transplanted.

But this is only one side of the picture. While it proved to be a blessing in some ways, it acts as a curse in others. It developed weapons of mass destruction such as atomic bombs and hydrogen bombs that could destroy the world forever. Science has produced more lethal weapons and made war more terrifying. The coming World War III would wipe out all life on earth. There is nothing wrong with science. It is up to the individual to decide whether they want to use it for peaceful purposes or destructive purposes. Science is knowledge that can be both a blessing and a curse. But mankind must always use it to promote peace and happiness.

By Zunaira Arshad, X-C

GRATEFULNESS

Ayan was a selfish boy, never grateful for anything, and always complaining about things in his life. The whole neighborhood had been bothered by this troublesome boy. Because of Ayan's attitude, he was greatly disliked by his peers as well. Ayan's parents were distressed because of him and prayed for him.

One day, Ayan went to the mosque to pray as per his father's order. There he saw an old disabled man praying with much emotion in his voice. Ayan, curious, went to ask the man, "What has made you so sad that you are crying in your prayer?" The old man looked up and smiled, "I'm not sad, dear boy. I am happy. I'm just thanking a love for my blessings." Ayan, confused, asked the old man, "Tell me, what do you, a disabled old man, have to be grateful for?" The man smiled again, "Well, I may not be able to walk, but I have my hands, mouth, and eyes, and I also have a roof over my head. It may not be a luxurious one, but it is a roof, nonetheless. So, my boy, I have a lot to thank my lord for. All a person has to do is find the bright side of every situation."

That day, Ayan learned the secret of happiness. He learned to be grateful and not be a troublesome boy for his hard-working parents.

By Rabeea Sultana, IX-A

The Unseen Fashion Critics of the Classroom

The abaya hooks in our classroom are like superstars, holding up the amazing abayas in a magical way. These hooks have a special job - they keep our colorful abayas neat and ready for action. It's like having a mini fashion show every day! Who knew hooks could be so important?

Imagine a world without these hooks abayas all over the place, chaos! But no worries, our trusty hooks are here to save the day. They make our classroom look like a rainbow of different colors. It's like a fashion parade right next to our desks. Who said learning has to be boring? Thanks to our abaya hooks, we get a daily dose of style and color. So, here's a big shout-out to these hooks, making our classroom a runway of fun and fashion!

By Sara Qamar IX-C

Grandma's Haven

The aroma of freshly baked warm and sweet cinnamon buns and delectable apple custard filled the kitchen and instantly hit our nostrils. We couldn't resist the temptation and rushed towards our grandmother, who was sitting immaculately dressed, beaming a gracious smile, ready to take us in a warm embrace. We expressed our heartfelt gratitude towards her handmade appetizing buns, which we had been awaiting and craving for more than a year.

"Grandma! It's so delicious; you know I have been craving to have a bite of it," I exclaimed with pure joy.

"I know, my dear child, eat as much as you want." She flashed an exquisite smile.

During every scorching and atrocious summer vacation, we all cooped in our big old Honda and embarked on the much-awaited journey to our grandma's house located in the countryside. The tranquil environment with refreshing air served as a relief experience from the hectic city life. The trees stood guard by the winding roadside with pulsating green hues glistening majestically as the sun rays fell on the thick foliage. The lake stood motionless with lily pads floating on it and sparkling as the ray of the sun hit, mirroring our reflection.

The next day, the sun rose above the horizon, spreading its rays while peeking from the window, indicating the start of the day. The breeze was pristine with the fresh scent of heavenly flora and fauna while the euphonious chirping of the birds filled the atmosphere. I scanned the old shelf located at the corner of my room and grabbed our family album perched on the top shelf, turning the pages and cherishing the happy moments and also those that are the reason for the nighttime stories of adventure and fantasy.

I hurried downstairs to witness that the dining table was already set with Grandma's traditional pancake.

"You woke up! Look what I have prepared for you, my dear," she lovingly said.

I quickly gobbled up the breakfast and went outside to assist my grandma with gardening in her small picketed garden near the house, proudly displaying the potato, maize, and carrot yield that she loves to cook. It was my first experience with gardening, and nurturing and growing the seedlings and plants filled me with immense satisfaction and delight. Moreover, I learned some useful tactics and information about plants.

"Grandma, I will surely start planting at my home too," I exclaimed.

She nodded and flashed a smile while we continued to pick some fresh vegetables for dinner.

The sun started setting down, spreading crimson hues amalgamated with pinkish and yellowish shades, making the sky more magnificent. The scarlet cloud stood against the vast mauve sky, glowing with a last tinge of gold. A large group of black crows flew across the sky, lamenting at the end of the day. I decided to take a stroll in the nearby field. In the stillness and tranquility, there was the faint buzz of the village bustle as the rustics prepared for the night. A pair of oxen had turned the wheel endlessly at the well or dug the brown humid earth for the coming season.

The lush green grass looked mesmerizing as it moved to and fro with the direction of the wind, and vibrant-colored butterflies flew across the field, making the picturesque scenery more beautiful and serene. I shut my eyes with a soft smile crept across my face, absorbing the calmness and warmth of the

gentle atmosphere. As if the coolness of the environment was enough to cool all the worries and heat away from our lives.

Soon, the darkness of the night approached with stars studded and dancing playfully in the moonlit sky. The chiming of the wind chimed by the window was enchanting and soothing. I returned home and savored the taste of mouth-watering biryani and the tinkling of the cool ice of the refreshing lemonade prepared by my sweet grandma.

Truly, it was a mesmerizing and comforting journey!

By Wania Aijaz XI-B

Study Tips

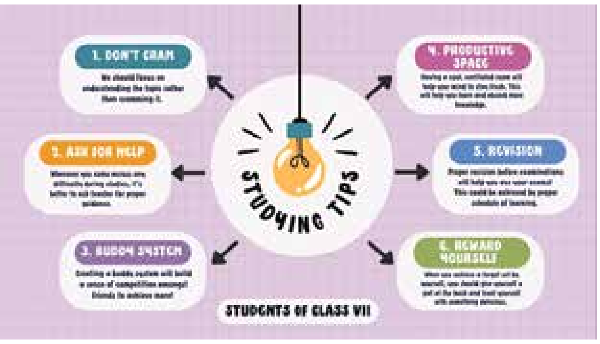

By Class VII Students

Let's Dive into College Experience

Every chapter has its end, whether it's the chapter of a book or the chapter of life. It depends on how we design the exit point. As a learner, another chapter of learning has reached its termination; now, we're going to enter into a new period of learning.

The experience was exceptional, and we are pleased with our passionate, enthusiastic instructors for their way of teaching with full zeal and zest to prepare us for exams by taking preliminary tests over and over again. We felt the urge to run far away at that time, but now, when we think about those days, we are grateful for those efforts by our teachers wholeheartedly.

Moreover, with these unforgettable experiences, we learned manners and etiquettes that will assist us in the future and hereafter. After all, we were not that innocent as learners, and sometimes the teacher caught us while we were asleep during the lectures, demanded free periods, and when we got spare time, we didn't let those chances slip from our hands. We started entertaining each other, and lots of memorable occasions filled with joy and learning ensued.

We have taken our exams without any trouble by keeping learning and writing techniques of the whole year in our minds. Furthermore, it has passed, and now we are desperately waiting for our outcome, expecting an appreciable result to make our instructors proud and let them think that the efforts made by weren't a waste of time.

By Habiba Baig XII-A

"Blessing"

The sky is full of lights,
But not there any fair play
I can see his eyes;
Filled with pain and tears
But they feel blessed
As they have been taught
The lesson of our place
Every day his father says:
Don't fear these lights
They are just nightmares
One day his father was martyred,
He says with the flag in his hand
Don't feel fear Father!!
It is a blessing, another day

By Shanza Hamid XI-B

The Chronicles of the Triumphant Separators

Behold, the three magnificent school separators on the ground floor – the unsung heroes of our college, standing tall and unyielding against the ever-looming threat of unexpected male team visits or the scrutiny of the academic higher-ups. In their strategic placement, they offer a subtle blend of obstruction and absurdity.

Need a momentary escape from the riveting world of textbooks? Dream on. These separators, like diligent guardians of monotony, deny you even a fleeting glance at the tempting outdoor PT environment. Oh, the irony! The very structures meant to shield us from unwanted attention become the barriers to our desperate attempts at reclaiming sanity.

And let's not forget their secret life as display boards. Forget vibrant, well-designed notice boards – we have the sepia-toned charm of yellowing papers. Here's to the separators, blocking our views and displaying the antiquities of academic communication with unrivaled grace.

By Hadiya Khan XII-B

Advocating for Our Palestinian Brothers

Gaza, often described as an open-air prison, has been subjected to ongoing brutality at the hands of Israeli forces. Despite this dire situation, Muslim world leaders and renowned human rights activists have largely limited their response to empty rhetoric. It is time to move beyond words and address the longstanding issue of Israel's illegal occupation of Palestine.

In 1967, Palestine, a predominantly Muslim state, was stripped of its fundamental human rights as Israel forcibly seized and dispossessed the land from its native population.

Over the past 56 years, almost every Palestinian property has been subjected to demolition, leaving Palestinians dependent on the limited allocation of water controlled by the Israeli regime. The ongoing turmoil has further led to the interruption of essential supplies, including water, fuel, and electricity distribution.

The energy minister made a stark statement: "Humanitarian aid to Gaza? No electrical switch will be turned on, no hydrant will be opened, and no fuel truck will enter Gaza until the Israeli abductees are returned." This comes as over 1,000 Palestinian hostages remain in captivity, and countless lives have been lost at the hands of Israeli forces.

The fueling force of Israel is the support it is receiving from the West and the lack of resistance from the Muslim world. In a recent speech by the President of America Joe Biden, he declared: “We’re going to continue to stand united, supporting the people of Israel who are suffering unspeakable losses and opposing the hatred and violence of terrorism.” this declaration raises questions about bias in Western policies.

The initial steps we can take in the right direction include boycotting all Israeli-manufactured products, staying informed, and raising awareness through social media. Providing financial aid and showing solidarity with our Palestinian brothers through peaceful protests can have a significant impact. These efforts can be truly meaningful if pursued with dedication.

By Wajiha XII-A

Chronicles of Class IX-C

Our Class 9th C, aka 'The Bonker's Class,' is well-known throughout the school, but for some reason, I find our class's bracket fans even more bonkers. Perhaps that's why we're famous among other sections. First of all, our class would like to appreciate the intelligence of our school because they have outsmarted Einstein by combining the light switch and the fan switch. You'd have to practice living in Antarctica to sit in our class during winter.

Secondly, there would be a World War IV about turning the fan on or off. Students prioritize the comfort of the class before studying. However, with great comfort comes great dreams of sleep. Since it's winter and we have bracket fans in our class, even the backbenchers become frontbenchers to avoid the fan's air (at least this is an advantage of those bracket fans).

Thirdly, the bracket fans are very dirty, and their dirtiness is blacker than our future. They look older than our great-great-grandparents and sadly died around the dinosaur age. Laughing is not the solution; crying is. Whenever we talk about our future, we cry as if we're chopping onions. That's why, students, please think about your future, or you'll be chopping onions for the rest of your lives.

By Saliha Batool IX-C

Whispers of Comfort in My Father's Shade

In shadows, I dwell, lost in my plight,
No solace found, no beacon of light.
Crushed within, silent, screams reside,
My voice was confined, my pain denied.

Alone I stand in this silent despair,
Winds trapped within, no soul to share.
Hope fades, a heart left to roam,
A shattered spirit longing for home.

Yet amid the darkness, a glimmer of light,
A shoulder appears, offering respite.
A place to rest, a refuge so bright,
In that embrace, found solace in the night.

By Humera Ijaz IX-C

To Take Care

Once upon a time, I went out of my house to play in the morning. I saw a sad kitten saying meow meow. It was searching for its mother. I brought it with me and gave it milk. My father made a wooden house for it. After some time, it found its mother. Now, they both live in their wood house happily.

By: Maria Siddiqua III-A

Autobiography: The Softboard

As-salamu alaykum!

I am a soft board. You might have seen me in your school too. My story starts when I used to be in a school. I remember seeing children laugh, play, and attach and paste every month's theme. Every day I would be bored and I would be thinking "Why am I stuck to this wall?". Soon enough my answer was here but it was worse than being stuck on the wall. That day principal of the school announced that the children to stay in the classes during break time. Why? The question came into my mind. When it was break time. Two men arrived and replaced me with new soft boards. I was in their car. Later the destination arrived and I got out of the car. I was shocked to see

where we were. It was a landfill! If I didn't tell you, I was already broken from a side not that much though, but now I was completely broken for one of the men destroyed me. They threw me away and left. I started crying and praying to Allah. I asked for His help because I didn't want to be in this landfill. It smelled disgusting. Those kids who ruined my things and the teachers kept fixing them, the students reading from me and going past me laughing were now only memories. Now by the grace of Allah, I'm in a house. A kind man repaired me and sold me to someone else. I am grateful to Allah who gave me life again.

By: Adina Badar VI-A

Heart-Wrenching Event: Broken Bond

I was buzzing with excitement and butterflies in my stomach; suddenly, my mom called me anxiously, "Summaya, where are you? Hurry up! We are getting late." I hurriedly put on my jacket, grabbed my phone and purse, and ran downstairs. Then we both left, headed to our destination.

Meeting Kinza after a long time felt like a missing piece of my heart had returned, as majestic as a sunrise after a storm. It was majestic, a smile shedding tears of joy while hugging her tightly, like a reunion of long-lost friends. My heart danced with blissfulness during our conversation after years, like a melody that brought back cherished memories. However, I noticed her behaviour was different, a subtle shift like the changing winds before a storm. She wasn't as happy, but I tried to ignore it and enjoyed recalling our favorite memories.

Morosely, loyalty seemed scarce, but she was the one I blindly trusted like a lighthouse guiding a ship through treacherous waters. After spending 2-3 hours, I bid her the saddest goodbye and left. Realizing I had left my phone at her place, I went inside again and heard the most heart-rending thing of my life. "Yes, she came again! I don't know why she's annoying. Pity her, didn't even know I leaked all her secrets." I froze for a minute, my eyes popping out. Betrayed by the closest person in my life! How could she do this to me?

Feeling depressed, I took my phone silently, wiping tears falling uncontrollably, like raindrops on a somber day. My heart was bothered and bruised, akin to delicate glass shattered into countless pieces. At home, I went to my room and locked myself in to figure out what happened, like a detective piecing together a complex puzzle. Hearing my loud sobs, my mom knocked on the door, but I was reluctant to open it. I asked her to leave me alone, but she didn't. Unfortunately, I told her about the betrayal.

My mom consoled my mind, saying, "It's good you saw her opposite side. Dear, never re-trust disloyal people. You may forgive them, but never re-trust them." She made my head rest on her lap, comforting me with those words, like a gentle breeze soothing the anguish in my heart. Though my heart shattered, I learned never to trust anyone blindly because loyalty is not so common, like finding a rare gem in a field of pebbles.

By Summaya Rahman of Class IX-A.

Sword of Allah: Khalid bin Waleed RA

Khalid bin Waleed RA, who was also known as the Safiullah, the sword of Allah. He was born in 592 A.D, Makkah, Saudia Arab. His father's name was Al-Waleed ibn Al-Mughira. His mother was Al-Asma bint Al-Harith, also known as Hubabah. Khalid bin Waleed RA had 3 sisters Najiyah, Fatima, and Faktah. He has 4 brothers: Waleed, Abdul

Shams, Hasham, and Ammarah.

Khalid bin Waleed RA was a notable figure in early Islamic History. Before his conversion to Islam, he was a prominent member of the Quraish tribe, known for his skills as a military commander and his wealth. Khalid bin Waleed RA accepted Islam during the time of the conquest of Makkah in 630 CE. He initially resisted the message of Islam but later witnessing the peaceful and just actions of Prophet Muhammad PBUH and recognizing the truth of Islam, he accepted the faith. His acceptance of Islam marked a pivotal moment, propelling him to become one of the most distinguished military leaders in Islamic history.

Khalid bin Waleed RA earned the title of 'Sword of Allah' for his remarkable feat of breaking nine swords of enemies in the battle. He was a valiant warrior. He remained dedicated to the cause of Islam throughout his life. He always displayed unparalleled bravery on the battlefield.

Khalid bin Waleed RA passed away on the 21st of Safar, in the year 642 CE, at the age of around 58. Khalid bin Waleed RA is a role model for the generation, serving as a timeless reminder of the power of faith, determination, and selflessness in the pursuit of righteousness and the defence of Islam.

By: Farwa Zubair VI-B

The King of Mysore

Allah SWT has blessed Haider Ali with a very talented boy. The boy's name was Fateh Ali Tipu. While saying prayer to Allah, Haider Ali made a supplication "O Allah, make my son a brave commander". Tipu Sultan loved to keep lions and tigers as a pet. He was trained in fencing, sword fighting, and in the use of firearms.

One day Tipu Sultan was going with a French guest in the jungle. A tiger came in front of them. French guest aimed his gun. Tipu Sultan snatched his gun and threw it away. And then he killed the tiger with his sword. From that day Tipu Sultan was called 'the tiger king'.

India was a rich country, people used to visit the historical places there. And also, did trading by selling and buying different products. Keeping in view this global trade, the Britishers wanted to make Indians their slaves and occupy the land. There were three big traitors, Mir Sadiq, Purnia, and Ghulam Ali. They helped the Britishers to enter the fort. As soon as the sultan stepped out, Mir Sadiq closed the gate of the fort. Then the battle began. Sultan now realized that he could not save his country. One of the loyal soldiers said, "O Sultan! We cannot save the fort anymore. Give up the fight and make peace with the Britishers. This is the only way we can save ourselves." Sultan replied angrily in a thunderous tone "A day's life of a tiger Is better than a hundred years of a jackal"

A bullet hit the sultan in his chest, and he fell. A British soldier tried to remove the belt from the badly injured sultan. The wounded soldier fired a bullet into the sultan's head. The tiger king breathed his last.

By Umaima Fawad, Class IV-B

Responsibilities of A Good Citizen

A citizen is a person who lives in a city. I live in the most populated city of Pakistan, Karachi. If we follow the rules and perform our duties, we can make Karachi a better place. We should not throw trash in parks, beaches, or any place, hence germs will not spread, and we can keep our city clean

We can save sea animals also. Many people visit parks and break the swings and flowers, many people visit ATMs, and waste sanitizers and throw slips on the floor. Sometimes people steal these things also. We want to save the environment and make Karachi a better place. We should follow the rules, like following the traffic signals, using zebra crossing when we walk outside, and following other rules. We should support the government and other departments to work smoothly and should participate in the progress of the city.

Zamra Zubair, Class IV-B

Funny Riddles

*What do kids play when their mom is using the phone?
BORED GAMES
*What is the smartest insect?
A SPELLING BEE
*What does a storm wear under a raincoat?
A THUNDER WEAR
*How does the ocean say hi?
IT WAVES
*Name the kind of tree you can hold in your hand.
A PALM TREE
*What do you call an alligator with a west?
An investigator

Book Review: Struggling to Surrender

"Struggling to Surrender" is a book written by Jeffrey Lang. This is a very personal account of one man's search for Allah S.W.T and the true meaning of life. It is a book where he tells his personal story of converting to Islam. He describes the tough times he went through and the doubts he had before finally finding peace with Islam. The book is organized into five parts. The first two chapters are reflections on becoming Muslim as the first chapter highlights the decision to convert and the second chapter focuses on the part played by the Quran. The last three chapters are in the appendix behind the book. They deal with the difficulties encountered after conversion and struggle to participate in Muslim community life. The writer wrote about struggling to surrender to express his feelings and share his experiences of his journey in embracing Islam, motivate his upcoming generation to follow the right path of Islam, and encourage empathy among people. In my opinion, this book is like a detailed diary where he shares all his thoughts and feelings along the way. This book makes you wonder about your own beliefs and how they shape your life. I think that it is a fascinating read for anyone interested in learning about different faiths and personal growth journeys as this book offers a thought-provoking enriching read.

By Syeda Aisha Fatima, Class-7 A

The Forest

The forest is our friend. They are one of the most useful natural resources of the earth and a gift from Allah S.W.T. There are large areas of land covered with trees. More than one-third of the earth's land is covered with forest. Forests help human beings in many ways. They keep our water clean and flowing and clean the air we breathe, give us wood and other useful things, protect our soil from washing away, and are places where we can learn and explore. They are also called the lungs of the planet as they provide us with oxygen to breathe. Forest also gives us medicines from shrubs and herbs which cure many ailments. It is our responsibility to make sure these forests stay safe and also

our duty to ensure that they remain our friends forever, we can do that by not cutting down too many trees and supporting rules that keep forests safe, using less paper and wood. We can also choose products that don't harm forests, tell others why forests are important, and make sure that forests don't vanish from our planet because as they say a country can live without gold but not without forests. So, we need to remember that small actions can add up to make a difference in protecting our forest for future generations to play and enjoy. So, every effort counts.

By Syeda Amna Fatima, 4 A

Children Gaza March: A Tribute to Martyred Youth of Gaza

8th November 2023, the day when tens of thousands of students belonging to various schools packed Shahrah-e-Quiadeen, Karachi, as they took out a rally in solidarity with the children of Palestine and to condemn Israel's ruthless bombardment on Gaza. The March was led by Jamaat Islami, one of the country's mainstream parties, which according to the organizers, over 100000 people attended.

The March was a portrayal of unity with Palestinians and people of Gaza where students supported arms and head-bands imprinting slogans like “Aqsa we are here" and "Gaza we are here". Posters, banners, placards, stickers, and signs all read emotions, and supportive messages for the Palestinians. Protesters chanted various slogans as JI chief Siraj Ul Haq along with "others formed a human chain.

On the occasion, several schools deposited generous donations, water rents, and ambulances were accessible, medical camps were set up as well. Students from different schools delivered speeches and a karate show was also held on stage.

Later in the rally, Hafiz Naeem Ur Rehman stated

"Palestine is a part of our faith. We will never leave Palestine alone."

Denouncing the "double standards” of the West, he said,

"You support Ukrainians in their war against occupation, but justify the Israeli subjugation of Palestine."

He also criticized Muslim rulers for their cowardice and hypocrisy for being two-faced in a geopolitical/religiopolitical war of Palestine. During the March several news channels and reporters recorded the events of the rally which was a homage paid to Palestinians by supportive children of Karachi.

By Rameen Shazlee, XI-B

Letter to the Muslim Commander

ABC Road

Karachi

Date: 11-02-2024

Dear Muslim Commander,

I hope you will be blessed by Allah S.W.T and cherishing. His bounties as a fruit of your tireless efforts for the conquer of Al-Aqsa. I would like to tell you about the condition of Palestine. Israel is destroying Palestine by attacks and bombing. We Muslims have already boycotted Israel’s products. Palestinians are not afraid of them. They are protecting their land and ready to sacrifice their lives. But they need a leader like you a fearless, brave, gentle, and faithful man. We pray to Allah to help them fight for their right.

We wish that Allah give our Palestinian brother and sister a victory, AMEEN.

With best regards,

Quraiba

By Quraiba Fatima, V-B

The Throw-ball Competition

The atmosphere was charged with anticipation as the annual inter-campus throw-ball competition got underway. Spirited cheers filled the venue as college teams from Campus 1 and Campus 3, along with grade 10 girls' teams from Campus 8 and Campus 1, competed for the title. We assembled at the sports complex, brimming with excitement and awaiting the Campus 1 girls' entrance. The event began with an oath-taking ceremony, where players pledged their dedication to fair play and sportsmanship.

The first match showcased the grade 10 girls from Campus 8 against Campus 1. The rules were clear-cut: the first team to reach 15 points would win the round. Campus 8's girls demonstrated exceptional skill and teamwork, dominating the initial round and advancing to the second. As an onlooker, I wondered whether Campus 8's girls were exceptionally talented or if Campus 1's team wasn't performing to their potential. Campus 8 maintained their momentum, securing victory in the second round and receiving the trophy amidst cheers. Each player was awarded a medal for their commendable performance.

The anticipation heightened for the subsequent match between our campus and Campus 1. Both teams were eager to win, creating an electrifying atmosphere. Our Campus 3 girls delivered a strong performance in the first round, achieving a well deserved victory. The tension rose in the second round as Campus 1 made a comeback, nearing victory with a score of 8-14. However, our Campus 3 girls displayed resilience and teamwork, scoring the crucial 15th point. The crowd cheered loudly, celebrating the team's hard-earned win. Players received praise and affection from teachers and peers alike. While Campus 1 was recognized for their efforts and awarded the runner-up trophy, our campus secured the winning trophy. The day concluded with spirited celebrations and gratitude extended to our PT teacher and the committed players. As we returned to our campus and later to our homes, we reflected on the day's unforgettable moments of unity, happiness, and the exhilarating joy of victory that will be cherished for years to come

By Amna Faisal XII-B

عثمان پبلک اسکول سسٹم
بین المدارس اردو مباحثہ
قرارداد
جینے کے لیے سہولیات نہیں نظریہ ضروری ہے
UPSS
usman.edu.pk
usmanpublicschoolsystem
@UsmanSchool

IQBAL HOUSE
Defence Day
"Nation's strength lies in unity"
"United we stand, defending our land"

QASIM HOUSE
قد افلح من زکھا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اقوال
فتوحات
UNPARALLELED CONTRIBUTIONS
• Establishment of COURTS OF JUSTICE
POSTAL SERVICE
PUBLC TREASURY
POLICE DEPARTMENT
MILITARY BASES
• HOLDING PUBLIC CENSUS
• Building CANALS & BRIDGES
• Inaugurat ion of HIJRI CALENDER
PRINCIPLE OF QIYAS
PENSION SYSTEM FOR ELDERLY, WIDOWS & MARTYRS
• Stipends for INFANTS